سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۴۸

تحفۂ ماہِ رمضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۴۸

تحفۂ ماہِ رمضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ امیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا دامت برکاتہم کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : تحفہ ماہِ رمضان
واعظ : عارف باللہ مجدِدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ وعظ : ۲۴/ شعبان المعظم ۱۴۲۰؁ھ مطابق ۳/ دسمبر ۱۹۹۹؁ء بروز جمعہ
مقام : مسجد اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ اشاعت : ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶؁ھ مطابق ۲۵/ فروری ۲۰۱۵؁ء بروز بدھ
زیرِاہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شائع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شائع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

روزہ کی فرضیت میں شانِ رحمت کا ظہور ۶
روزہ اور صحبتِ اہل اللہ کا ایک انعامِ عظیم ۷
رمضان شریف میں صحبتِ اہل اللہ کا فائدہ ۸
تازیانۂ عبرت ۹
چین سے جینے کا نسخہ ۱۰
گناہ گار پر تین قسم کا دنیوی عذاب ۱۱
اہل اللہ پر فیضانِ انوارِ الٰہیہ کی عجیب تمثیل ۱۱
روزہ کی ایک حکمت ۱۳
روزہ داروں کی ایک عظیم الشان فضیلت ۱۳
فدیہ کا مسئلہ ۱۴
کفارۂ قسم کا مسئلہ ۱۴
روزہ داروں کے لیے دو خوشیاں ۱۵
بدنظری کی حرمت کا ایک سبب ایذائے مسلم ہے ۱۶
اللہ کی فرماں برداری کے لیے تکلیف اُٹھانا فرض ہے ۱۶
رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی پہلی بیماری ۱۷
”بدنظری“ ۱۷
تفسیر اِنَّ اللہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۱۷
پہلی تفسیر ۱۸
دوسری تفسیر ۱۹
نفس سے ایک مہینے کا معاہدہ ۱۹
تیسری تفسیر ۲۰
چوتھی تفسیر ۲۰
برکاتِ رمضان سے محروم کرنے والی دوسری بیماری ۲۱
”غیبت“ ۲۱
غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ ۲۲
کفارۂ غیبت کی دلیل منصوص ۲۳
خون کے رشتوں میں کون لوگ شامل ہیں؟ ۲۳

قرآنِ پاک میں غیبت کی حرمت کا عجیب عنوان ۲۴
غیبت کا سبب کبر ہے ۲۵
غیبت سے بچنے کا طریقہ ۲۵
غیبت کے متعلق ایک نہایت اہم حدیث ۲۶
غیبت کی حرمت بندوں سے اللہ کی محبت کی دلیل ہے ۲۷
زنا کے حق اللہ ہونے کی عجیب حکمت ۲۸
جانوروں پر بھی حق تعالیٰ کی رحمت ۲۸
نادم گناہ گاروں پر رحمت کی بارش ۲۹
موردِ لعنت کو دیکھنا بھی منع ہے ۳۰
ماہِ رمضان میں تقویٰ سے رہنے کی برکات ۳۱
روزہ داروں کی دُعاؤں پر حاملین عرش کی آمین ۳۴

دُعا

ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کردے
اے خدا اس سے بہت دور مرا دل کردے

اپنی رحمت سے تو طوفان کو ساحل کردے
ہر قدم پر تو مرے ساتھ میں منزل کردے

اے خدا دل پہ مرے فضل وہ نازل کردے
جو مرے دردِ محبت کو بھی کامل کردے

نتیجۂ فکر عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

www.khanqah.org

تحفۂ ماہِ رمضان

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ

کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾[1]

روزہ کی فرضیت میں شانِ رحمت کا ظہور

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے رمضان کی فرضیت کو کس طرح سے بیان فرمایا، یہ بھی اللہ کے اللہ ہونے کی دلیل ہے کہ وہ حاکم محض نہیں ہے ارحم الراحمین بھی ہے۔ جو حاکم ہوتا ہے وہ تو مارشل لا کی سی بات کرے گا کہ روزہ رکھنا پڑے گا، خبردار! کھال کھنچوا دوں گا، بھوسہ بھروا دوں گا لیکن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں فرمایا کہ ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے۔ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ گھبرانا مت تم سے پہلے بھی روزہ فرض تھا۔ پہلے انسانوں نے بھی روزہ رکھا ہے یعنی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ پچھلے لوگوں پر روزے کے فرض ہونے کا تذکرہ کرنا یہ اپنے غلاموں پر روزے کو آسان کرنے کی تدبیر ہے کہ روزہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے کہ سحری سے لے کر غروب تک خالی پیٹ رہنے سے کوئی مر جائے گا۔ تم سے پہلے بھی لوگ روزہ دار رہے ہیں، روزہ بھی رکھا اور زندہ بھی رہے، لہٰذا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت! تم پریشان نہ ہونا۔ تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اس کا انعام کیا ہے؟ انعام اتنا بڑا ہے کہ جس کو دنیا

[1] البقرۃ: ۱۸۳

میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اُٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے مثلاً جون کا مہینہ ہے، گرمی شدید ہے، لُو چل رہی ہے اور حکومت نے اعلان کر دیا کہ جو اس وقت کیماڑی تک پیدل جائے گا اُس کو پیٹرول پمپ کا ایک پلاٹ ملے گا جو پچاس لاکھ کا ہو گا اور مفت میں ملے گا۔ تو اس وقت کتنے لوگ اے سی میں بیٹھے ہوئے اے سی سے کہیں گے تیری ایسی تیسی۔

روزہ اور صحبتِ اہل اللہ کا ایک انعامِ عظیم

تو اللہ تعالیٰ نے روزے کا انعام بیان فرمایا لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ کہ تم روزے کی برکت سے میرے دوست بن جاؤ گے، ولی اللہ بن جاؤ گے، صاحبِ تقویٰ بن جاؤ گے، میں تمہاری غلامی پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دوں گا اور یہی انعام اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والوں کے لیے رکھا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو یعنی میرے دوست بن جاؤ کیوں کہ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ[۲] متقی ہی میرے دوست ہیں۔ مگر تقویٰ مشکل ہے، اس کو آسان کرنے کے لیے وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ[۳] نازل فرمایا کہ اہلِ تقویٰ کی صحبت میں رہو۔ جیسی صحبت میں آدمی رہتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ بعض جاہل شاعروں کی صحبت میں رہنے سے اشعار کہنے لگے۔ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اُس نے کہا کہ میں نے ایک شعر کہا ہے۔ اب دیہاتی ہل جوتنے والا مگر شعر ایسا کہا کہ اُس کے مضمون سے پڑھے لکھے حیرت میں پڑ گئے کیوں کہ وہ شاعروں کے پاس رہتا تھا۔ جیسی صحبت ہوتی ہے انسان ویسا ہی بن جاتا ہے۔ تو اُس نے کہا کہ ؎

نکل بھاگا ترے کوچے کی جانب ترا دیوانہ
نہ ٹھہرا ایک دم جنت میں وحشت اس کو کہتے ہیں

یہ شعر ایسے سمجھ میں نہیں آئے گا۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ بالفرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے

۲؎ الانفال: ۳۴

۳؎ التوبۃ: ۱۱۹

اعلان ہوا کہ اُدھر جنت ہے لیکن میں اِدھر ہوں تو میرے کوچے میں آؤگے یا جنت کے کوچوں میں جاؤگے ؟تو دیہاتی شعر میں کہتا ہے کہ میں جنت میں ایک لمحہ کو ٹھہرا بھی نہیں، اللہ کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ اس مضمون کو سامنے رکھ کر اُس ہل جوتنے والے نے یہ شعر کہا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے پاس بیٹھنے کا عظیم انعام رکھا کہ اللہ کی دوستی کا تاج مل جائے، غلاموں کو تقویٰ کی حیات مل جائے، گناہوں کی خبیث عادتوں سے قلب کو طہارت نصیب ہوجائے، قلب کا مزاج بدل جائے۔ میرے مرشد شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سردی سے کانپ رہا ہے گرم گرم چائے کی ایک پیالی پی لی اور سردی کم ہوگئی تو جب چائے کی پیالی میں سردی دور کرنے کی خاصیت موجود ہے تو کیا اللہ والوں کے ایمان کی گرمی کی وجہ سے ہمارا ایمان گرم نہیں ہوسکتا؟ کیا چائے کی پیالی اولیاء اللہ سے بڑھ جائے گی؟ اُن کے پاس رہ کے تو دیکھو۔ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کئی گھنٹے عبادت کے بعد دلّی کی مسجد فتح پوری سے نکلے کہ ایک کُتّے پر نظر پڑ گئی۔ وہ کتا دلّی کے تمام کُتّوں کا شیخ بن گیا۔ سارے دلّی کے کُتّے اُس کے پاس ادب سے بیٹھتے تھے۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے اللہ والوں کی جوتیاں اُٹھائیں اور اُن کی خدمت کی، مخلوق نے اُن کو پیار کیا اور اللہ نے اُن کو اپنا ولی بنالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کی نظر میں کرامت رکھی ہے۔

رمضان شریف میں صحبتِ اہل اللہ کا فائدہ

اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے کسی اللہ والے کے پاس رمضان گزار لو تو ڈبل انجن لگ جائے گا۔ جب ریل کوئٹہ جاتی ہے تو چڑھائی بہت ہے، اس لیے ایک انجن آگے لگتا ہے اور ایک انجن پیچھے لگتا ہے۔ ایک پیچھے سے دھکا دیتا ہے اور ایک آگے سے کھینچتا ہے جیسے بکرا قربانی کے لیے جب خریدا جاتا ہے تو آگے سے سبز ہرا لُوسن دکھایا جاتا ہے اور پیچھے سے ایک چھوٹی سی چھڑی سے آدمی اُسے آہستہ آہستہ مارتا رہتا ہے۔ جس سے وہ بکرا جلدی جلدی قدم اُٹھاتا ہے۔ ایک لُوسن سے اور دوسری چھڑی سے۔ ایسے ہی ریل کے دو انجن ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو انجن دیے کہ پردیس میں جارہے ہو، ممکن ہے کہ پردیس کی رنگینیوں میں تم غفلت میں مبتلا ہوجاؤ تو دوزخ کا مراقبہ کرو تاکہ دل پر ایک طرف سے دوزخ

کے خوف کی چھڑی لگے اور جنت کا مراقبہ کرو تاکہ جنت کی نعمتوں کا لُوسن ملے۔ اسی لیے جنت کی نعمتوں کو تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ وہاں حوریں ہوں گی، دریا ہوں گے، شہد کی نہریں ہوں گی، دودھ کا دریا ہوگا، پانی کا دریا ہوگا اور حوروں کا ڈیزائن تک پیش کیا کہ اُن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی تاکہ یہ ہمارے نالائق بندے دنیا میں کسی غیر محرم عورت کی ڈیزائن کو دیکھ کر اپنے اصلی وطن کی ڈیزائن کو نہ بھول جائیں تاکہ اُن کو یاد رہے کہ چند دن کی بات ہے، یہ چند دن کا مجاہدہ ہے، پھر ہمیشہ کے لیے عیش ہے۔ اور جس کو جنت میں دائمی عیش ملنے والا ہے اُس دائمی عیش کا عکس اور فیضان دنیا ہی میں نظر آتا ہے۔ جیسے چڑیا ایک ہزار میل پر ہے مگر اُس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے تو جن کے لیے جنت مقدر ہے تو جنت کا سایہ اُن کے دل پر کروڑوں میل سے پڑتا ہے جس کی وجہ سے اللہ والوں کو آپ دیکھیں کہ کیسے مسکراتے رہتے ہیں، کیسے ہنستے رہتے ہیں، اُن کے دل میں کیسا اطمینان رہتا ہے کہ پریشان بھی اُن کے پاس جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میری پریشانی خود بخود بلا کسی دوا کے غائب ہوگئی۔ امریکا سے ایک صاحب آتے ہیں، اُن کو ڈپریشن ہے، وہ کیپسول اور ٹکیہ کھاتے ہیں لیکن خانقاہ میں قدم رکھتے ہیں تو کہتے ہیں سب کیپسول اور ٹکیہ ختم۔ دواؤں کی ٹکیہ ختم مگر انڈے کی ٹکیہ کھلا دیتا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ والوں کی صحبت نعمتِ مکانی ہے اور رمضان شریف نعمتِ زمانی ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ رہائش ہو اور رمضان کا مہینہ ہو تو جب زمان اور مکان کے دو دو انجن لگ جائیں گے تو اللہ کے قرب کا راستہ جلد طے ہوگا۔ اسی لیے اکثر بزرگوں نے مریدوں کو رمضان المبارک میں اپنے ہاں اکٹھا کیا۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی بڑے بڑے علماء رمضان میں پہنچ جاتے تھے، لیکن جس کو لالچ ہوتی ہے وہی پہنچتا ہے۔ بغیر لالچ دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ لیلیٰ کی لالچ میں مجنوں نے جنگل میں کتنی آہ وفغاں کی، کیسی کیسی مصیبتیں اُٹھائیں۔

تازیانۂ عبرت

آج سے چالیس سال پہلے میں عزیز آباد سے گزر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں شیر وانی پہنے ہوئے مجھ سے مصافحہ کر کے کہنے لگے کہ مجھے ایک منٹ چاہیے۔ میں نے کہا کہ کیا بات

ہے؟ کہا کہ میں اپنی بیوی پر عاشق ہوں مگر آج کل وہ مجھے جوتیاں لے کر دوڑاتی ہے، مجھ سے ناراض ہے، کوئی وظیفہ بتائیے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے۔ میں رونے لگا۔ میں نے کہا کہ کاش! ہمیں اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی فکر ہو جاتی کہ ہم اُن کو ناراض نہ کریں، کچھ ایسی معافی دردِ دل سے مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائیں۔ اُس کی تو بیوی کی محبت میں نیند حرام ہے اور ہم اللہ کی نافرمانی کر کے چائے پیتے ہیں، انڈے کھاتے ہیں، مکھن اُڑاتے ہیں۔ نافرمانی سے دل سیاہ ہے اور عیش کر رہے ہیں لیکن یہ کیا عیش ہے؟ منہ میں کباب ہے دل پر عذاب ہے۔ اللہ جس سے ناراض ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کے اَلم اور عذاب میں پکڑ تا ہے تو سارا عالَم مل کر اللہ کے پکڑے ہوئے کو چھڑا نہیں سکتا، کیوں کہ چھڑاتا وہ ہے جس کی طاقت پکڑنے والے سے زیادہ ہو اور اللہ سے بڑھ کر کسی کی طاقت نہیں ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے عیش کرنے والے انٹر نیشنل گدھے ہیں۔ اُن کے دماغ میں عقل کا نام و نشان نہیں ہے، مگر جب موت آئے گی تب آنکھیں کھلیں گی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا

لوگ سو رہے ہیں لیکن جب موت آئے گی تب جاگیں گے، موت اُن کو جگائے گی۔

چین سے جینے کا نسخہ

اس لیے اللہ کے نام پر دردِ دل سے کہتا ہوں کہ آپ بھی اور خواتین بھی دنیا میں چین سے رہنا چاہتے ہیں یا بے چین اور پریشان رہنا چاہتے ہیں؟ اگر چین سے رہنا چاہتے ہو تو چین اور خوشی صرف اللہ کے قبضے میں ہے۔ مالک کو ناراض کر کے گناہوں کی لذت سے حرام خوشیاں لینے والا ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی کو عذابِ الٰہی میں اور بے چینی میں مبتلا کرنے کا اقدام کر رہا ہے، اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا ہے۔ چین کا اللہ تعالیٰ نے یہی نسخہ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نیک عمل کرو اور مجھ کو خوش رکھو تو فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً[۱] ہم تم کو بڑی بالطف زندگی دیں گے۔ یہ ترجمہ حکیم الامت کا ہے۔

---

[۱] النحل: ۹۷

گناہ گار پر تین قسم کا دنیوی عذاب

لطف کہاں ڈھونڈتے ہو؟ اللہ کو ناراض کر کے؟ تمہاری کھوپڑی پر عذاب ہے ورنہ گناہوں میں اور خصوصاً باہی گناہوں میں دنیاوی بے عزتی بھی ہے اور دل پر بھی ہر وقت پریشانی رہتی ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے، کوئی جان نہ جائے۔ تین قسم کا عذاب ہر گناہ گار کو ہر وقت رہتا ہے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے، کوئی جان نہ جائے اور اس معشوق کے وارثین کہیں مجھ سے انتقام نہ لیں، اور اگر اسی حالت میں موت آگئی تو میں اپنے اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ جب اللہ پوچھے گا کہ تم نے اپنی زندگی اور اپنی جوانی کو کہاں ضایع کیا تو کیا جواب دوں گا؟ زندگی میری دی ہوئی تھی اور تم من مانی عیش کرتے تھے، مجھ آسمان والے کو بھلا کر زمین پر رہتے تھے۔ وہ زمین والا کیسے عیش میں رہے گا جو آسمان والے کو بھلادے گا۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ زندگی میں چلو ایک دفعہ ہی سہی کوشش کرو کہ کسی خانقاہ میں کسی اللہ والے کے یہاں بستر لگادو اور یہ مصرع پڑھو ؎

بستر لگا دیا ہے ترے دَر کے سامنے

اہل اللہ پر فیضانِ انوارِ الٰہیہ کی عجیب تمثیل

الحمدللہ! اختر کو میرے ربّ نے توفیق دی کہ جوانی میں پہلی ہی ملاقات میں ایک چلّہ میں نے اپنے شیخ کے پاس گزارا ہے، مگر وہ چلّہ آج تک مجھے مزہ دے رہا ہے۔ اللہ والوں کی نظر پڑی ہوئی ہے جو آپ لوگ مجھے بغور دیکھتے ہیں، محبت سے دیکھتے ہیں تو مجھے اپنے مشائخ اور بزرگانِ دین اور وہ اللہ والے یاد آتے ہیں جن کی صحبت میں اختر رہا ہے اور جن کی نظر محبت کی مجھ پر پڑی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، اپنا کمال نہیں سمجھتا۔ زمین پر سورج کی شعاع آجائے تو زمین اپنی روشنی پر ناز نہ کرے، سورج کی شعاعوں کا شکر ادا کرے، لیکن دھوپ میں اور آفتاب میں کیا نسبت ہے۔ دھوپ شعاعِ شمسیہ ہے، سورج کی کرن ہے اور سورج کی کرن سورج سے الگ ہے یا نہیں؟ آپ دھوپ کو سورج نہیں کہہ سکتے مگر سورج سے الگ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب مولانا رومی کا وہ شعر حل ہو گیا کہ ؎

خاصانِ خدا خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند

اللہ والے خدا نہیں ہیں لیکن وہ خدا سے جدا بھی نہیں ہیں۔ دیکھو دھوپ نظر آرہی ہے جہاں سورج کی شعاعیں پڑرہی ہیں وہی دھوپ ہے، آپ اُس کو سورج نہیں کہہ سکتے لیکن یہ سورج سے الگ بھی نہیں۔ ابھی سورج ہٹ جائے تو دھوپ بھی ختم ہوجائے گی۔ تو اللہ والے اللہ نہیں ہیں، اُن کو اللہ کہنا کفر ہے، شرک ہے لیکن وہ اللہ سے جدا بھی نہیں ہیں۔ دھوپ اور سورج میں جو نسبت ہے وہی اللہ تعالیٰ میں اور اللہ والوں میں ہے کہ وہ اللہ کے نور سے روشن ہیں، اُن کی روشنی ذاتی نہیں ہے۔ دھوپ کی گرمی سے سورج کی گرمی مل جاتی ہے، اللہ والوں کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے۔

تو یہ مبارک مہینہ آنے والا ہے۔ اگلا جمعہ جو آئے گا آپ ان شاء اللہ حالتِ رمضان میں ہوں گے۔ اس لیے مشورہ دے رہا ہوں کہ جس کو جہاں مناسبت ہو روحانی بلڈ گروپ کے مطابق اپنے اپنے مشائخ کے ساتھ رمضان گزارلے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ رمضان المبارک اور صحبتِ اہل اللہ کے ڈبل انجن سے وہ قربِ الٰہی کے مقامِ بلند پر پہنچ جائے گا، اس لیے رمضان کے مہینے سے گھبرانا نہیں چاہیے کہ سارا دن بھوکا رہنا پڑے گا بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ روزہ فرض کرکے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا ورنہ آپ کا شمار اُن دیہاتیوں میں ہوجائے گا جن سے ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا کہ بھائیو! رمضان المبارک آرہے ہیں، دیکھو مہینہ بھر روزہ رکھنا، رمضان کے آتے ہی روزہ فرض ہوجاتا ہے۔ دیہاتیوں نے کہا کہ رمضان شریف کدھر سے آتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مغرب کی طرف سے جب پہلی تاریخ کا چاند دکھائی دیتا ہے۔ گاؤں والے جاہل، بے وقوف تھے۔ سب نے طے کیا کہ چلو پہلی تاریخ کو گاؤں سے باہر مغرب کی طرف لاٹھی لے کر بیٹھ جائیں گے جب رمضان شریف آئیں گے تو ہم لوگ اُن کو مار مار کر بھگادیں گے لہٰذا روزہ نہیں رکھنا پڑے گا۔ چناں چہ سورج ڈوب چکا تھا، ایک آدمی مغرب کی طرف سے اونٹ پر بیٹھا ہوا آرہا تھا۔ سب لاٹھی لے کر دوڑے مگر سوچا کہ پہلے نام تو پوچھ لو کہ واقعی یہ رمضان ہے بھی یا نہیں۔ سب نے پوچھا کہ جناب! آپ کا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرا نام رمضان علی

ہے۔ بس پھر کیا تھا سب نے اُس پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیے۔ بے چارہ گھبرا کر اونٹ گھما کر واپس بھاگ گیا۔ ایک مہینہ بعد مولانا آئے۔ پوچھا کہ بھائی روزے رکھے تھے؟ کہا کہ ہم پر روزہ فرض ہی نہیں ہوا، رمضان شریف کو ہم نے گاؤں میں داخل ہی نہیں ہونے دیا۔ یہ لطیفہ اس لیے سنا دیا کہ لطیفے سے نیند غائب ہو جاتی ہے، سستی اور بوریت ختم ہو جاتی ہے۔

روزہ کی ایک حکمت

آگے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ[۵] روزے کی فرضیت میں میری شانِ رحمت کا ظہور ہے، تم کو تکلیف دینے کے لیے روزہ فرض نہیں کر رہا ہوں بلکہ روزہ اس لیے فرض ہو رہا ہے تاکہ تم میرے دوست بن جاؤ۔ جب تم ایک مہینے تک جائز نعمتوں سے اور ہماری جائز مہربانیوں سے اپنے نفس کو بچاؤ گے کہ دن بھر رزقِ حلال بھی نہ کھاؤ گے، نہ پیو گے تو اس مشق اور ٹریننگ کے بعد اُمید ہے کہ بعد رمضان تم حرام چھوڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کے علاوہ رمضان شریف کی ایک اور فضیلت بیان کرتا ہوں۔ یوں تو روزے کا بہت ثواب ہے کہ جنت واجب ہو جاتی ہے اور اُس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ایماناً اور احتساباً روزہ رکھتا ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ[۶]

احتساب کا ترجمہ مولانا علی میاں ندوی دامت برکاتہم (افسوس اب رحمۃ اللہ علیہ ہوگئے۔ جامع) نے حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا تھا کہ احتساب کے معنیٰ ہیں ثواب کی لالچ۔ اللہ والوں کے ترجمہ میں کیا مزہ ہے۔ ایماناً یعنی اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور احتساباً یعنی ثواب کی لالچ رکھتے ہوئے۔

روزہ داروں کی ایک عظیم الشان فضیلت

تو حکیم الامت مجدد الملت نے بہشتی زیور حصہ نمبر تین میں حدیث نقل فرمائی جس میں روزہ داروں کی ایسی فضیلت ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا تو روزہ داروں

---

۵ البقرۃ:۱۸۳

۶ صحیح البخاری:۱۰/۱(۳۸)، باب صوم رمضان احتسابا من الایمان، المکتبۃ المظھریۃ

کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں دستر خوان بچھوائیں گے اور روزہ دار لوگ میدانِ محشر کی گرمی اور حساب کی پریشانی سے محفوظ عرش کے سائے میں پلاؤ بریانی کھا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی شاندار مہمانی ہوگی اور قیامت کے دن جس کو عرش کا سایہ مل جائے گا اُس کا حساب نہیں ہوگا کیوں کہ جہاں حساب ہوگا وہاں سایہ نہ ہوگا اور جہاں سایہ ہوگا وہاں حساب نہ ہوگا کیوں کہ سایۂ رحمت میں بلانا اور ضیافت کرنا یہ مہمان کا اعزاز ہے اور دنیا میں بھی کوئی میزبان اپنے معزز مہمان سے یہ سلوک نہیں کرتا کہ دعوت کے بعد اُس سے حساب کتاب لے یا اُس کو تکلیف دے تو اللہ پاک تو ارحم الراحمین ہیں، اُن کی رحمت سے بعید ہے کہ عرش کا سایہ دے کر پھر حساب کتاب کی پریشانی اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں۔ اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی اور سایۂ عرش پانے والوں کی جنت پکی ہے۔

فدیہ کا مسئلہ

لہٰذا روزہ دار روزہ رکھ کر تکلیف اُٹھالیں اور جو بہت کمزور ہو، بیمار ہو اور دیندار ڈاکٹر نے کہہ دیا ہو کہ آپ کے لیے روزہ مضر ہے تو وہ رمضان گزر جانے کے بعد دو سیر گندم کی قیمت روزانہ اکٹھی دے دے لیکن پیشگی دینے سے روزے کا فدیہ ادا نہیں ہوگا۔

کفارۂ قسم کا مسئلہ

ایسے ہی قسم کا کفارہ ہے۔ کسی نے قسم توڑ دی تو دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو دو سیر گندم فی کس قیمت ادا کرے۔ مگر دس مسکین کو الگ الگ دے۔ اگر ایک مسکین کو دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا۔ اگر مسئلہ نہیں جانتا اور ایک مسکین کو بلایا اور کہا کہ بھئی! میں نے قسم توڑ دی ہے، تم یہ دو سیر گندم کے حساب سے دس دن کی قیمت مثلاً ڈھائی سو روپے لے لو تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوا۔ اس لیے چاہیے اُسی مسکین کو دو مگر دس دن تک دو سیر گندم کی قیمت یومیہ دیتے رہو اور اگر آپ کو جلدی ہے ایک ہی دن میں کفارہ دینے کا شوق ہے تو دس مسکین کو تلاش کرلو اور اگر مسکین نہ ملتے ہوں تو کسی متقی عالم کے مدرسے میں دو جو شریعت کے مطابق کفارہ ادا کرے گا، اور چوراہوں پر جو مسکین نظر آتے ہیں یہ

مسکین نہیں، ان کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں، یہ باقاعدہ گروپ ہوتا ہے، ان کا باقاعدہ ٹھیکہ ہوتا ہے، اس لیے اپنے صدقات، خیرات مدارس میں دیجیے۔ آپ کو ڈبل ثواب ملے گا۔ آپ کا واجب بھی ادا ہو جائے گا اور صدقۂ جاریہ بھی ہو گا۔ ورنہ اگر جوش میں نادانی سے ایک ہی مسکین کو دے دیا تو ایک دن کا ادا ہو گا اور قیامت کے دن نو دن کا مواخذہ ہو گا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا۔ وہاں یہ سوال ہو گا کہ مسئلہ پوچھا کیوں نہیں؟ کوئی روڈ پر موٹر نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب! مجھے اس قانون کا پتا نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موٹر نکالا، پہلے قانون سیکھو، تب روڈ پر آؤ۔ اب رُوٹ پر آ گئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو۔

تو رمضان شریف کی یہ ایک ہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ میاں کی طرف سے دعوت ہو گی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھاؤ جبکہ سب گرمی سے پسینے میں شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدانِ محشر کی گرمی سے نکال کر سایۂ عرش میں بریانی کھلا رہے ہیں۔ تمہاری دعوت ہو رہی ہے۔ کتنی مبارک ہمت تھی جس سے تم نے دنیا میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

روزہ داروں کے لیے دو خوشیاں

حدیثِ پاک میں ہے کہ روزہ داروں کو دو خوشیاں ہیں، ایک دنیا میں افطار کے وقت اور دوسری قیامت کے دن جب وہ اپنے رب سے ملاقات کریں گے۔ افطار میں روزہ دار کو اتنا مزہ آتا ہے کہ روزہ خور اس سے محروم ہوتا ہے۔ افطاری کے وقت روزہ دار اور غیر روزہ دار کے چہرے سے پہچان لوگے۔ اگر کسی نے روزہ نہیں رکھا لیکن پھر بھی ٹھونس رہا ہے کہ یار دہی بڑا کون چھوڑے تو اُس کا چہرہ بتا دے گا کہ اس ظالم نے روزہ نہیں رکھا۔ روزہ دار کے چہرے پر ایک نور ہوتا ہے، ایک چمک ہوتی ہے۔ لیکن افطاری کی دعوتوں کی وجہ سے جماعت کی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ کہیں افطار کی دعوت ہو جس کا نام افطار پارٹی ہے وہاں سموسہ، دہی بڑا وغیرہ کی ڈش اور فش ہوتی ہے لہٰذا کبھی بھی افطاری کے لیے جماعت کی نماز مت

چھوڑو۔ تھوڑی سی کھجور وغیرہ سے افطاری کر کے پانی پی لو۔ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ کے آؤ اور اطمینان سے کھاؤ۔ جلدی جلدی کھانے میں مزہ بھی نہیں اور دعوت والے سے پہلے ہی طے کرلو کہ بھئی! ہم جماعت سے نماز پڑھیں گے، پھر آپ کے افطار کا جتنا بھی سامان ہوا ہم سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے تاکہ میزبان بھی خوش ہوجائے ورنہ بے چارہ ڈرے گا کہ اتنی محنت سے پکوایا اور یہ سب جارہے ہیں جماعت سے نماز پڑھنے۔ اس لیے اُس سے پہلے ہی وعدہ کرلو کہ ابھی جماعت پڑھ کر آتے ہیں۔ پھر آ کے خوب کھاؤ، چاہے عشائیہ نہ کھاؤ، افطاریہ ہی کھالو لیکن افطاری میں اتنا ہوس سے اور ہبک کے کھانا کہ جس سے سجدے میں حلق سے دہی بڑا نکلنے لگے جائز نہیں۔ خود تو سجدہ میں جاتے ہوئے کہہ رہے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرْ اللہ بڑا ہے، اُدھر دہی بڑا کہہ رہا ہے کہ میرا نام دہی بڑا ہے، پہلے میں نکلوں گا۔ اتنا کھانے کی ضرورت کیا ہے۔ اتنا کھاؤ کہ تراویح پڑھ سکو، یہ نہیں کہ کھا کے نیند آگئی اور عشاء اور تراویح غائب یا کھٹی ڈکار آرہی ہے، چورن کھارہے ہیں اور سیون اَپ پی رہے ہیں۔ اتنا کھاؤ جتنی بھوک ہے جو ہضم کرلو۔ معدے کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔

بدنظری کی حرمت کا ایک سبب ایذائے مسلم ہے

اس لیے بدنظری کے حرام ہونے کا یہ سبب شاید آپ پوری کائنات میں مجھ سے ہی سنیں گے کہ مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے اور کسی کی بہو، بیٹی یا کسی حسین لڑکے کو دیکھنے سے اپنے قلب کو کش مکش پریشانی اور تکلیف ہوتی ہے تو دیکھنے والا بھی مسلمان ہے لہٰذا کسی مسلمان کا اپنے دل کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔ بدنظری کے حرام ہونے کی یہ حکمت ہے کہ ناظر صاحب بھی تو مسلمان ہیں، اُن کے دل کو تکلیف ہورہی ہے اور ایذائے مسلم حرام ہے، اس لیے بدنظری کو اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا۔

اللہ کی فرماں برداری کے لیے تکلیف اُٹھانا فرض ہے

لیکن اگر کسی شخص کے مزاج میں کنجوسی غالب ہو اور زکوٰۃ نکالنے میں تکلیف ہورہی ہو تو اُس وقت وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چوں کہ زکوٰۃ دینے میں مجھے اذیت ہوتی ہے اور

مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے لہٰذا میں سوچتا ہوں کہ زکوٰۃ نہ دوں۔ یہاں چاہے نفس کو کتنی بھی تکلیف ہو رہی ہو، زکوٰۃ دینی پڑے گی ورنہ تو نماز میں بھی کہے گا کہ ہم کو تکلیف ہوتی ہے، زکوٰۃ میں بھی تکلیف ہوتی ہے، حج اور روزہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس بہانے سے تو اسلام کے کسی حکم پر عمل نہیں کرے گا۔ ایسی تکلیف جسے اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہو اُس تکلیف کو اُٹھانا فرض ہے۔ نظر بازی کی تکلیف کوئی فرض ہے؟ اللہ نے اُس کو حرام کیا ہے۔ حرام کے لیے تکلیف مت اُٹھاؤ۔

رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی پہلی بیماری

"بد نظری"

لہٰذا رمضان میں خصوصاً بد نگاہی سے بچو۔ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزے کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہی بد نظری ہے جس کی میں تفسیر پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بد نظری کو مردوں کے لیے بھی حرام فرمایا ہے اور خواتین کے لیے بھی حرام فرمایا ہے یعنی جہاں یَغُضُّوْا ہے کہ مردوں کو چاہیے کہ نظر بچائیں وہیں یَغْضُضْنَ بھی ہے کہ خواتین پر بھی فرض ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

تفسیر اِنَّ اللہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ

لیکن اِنَّ اللہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ[ؐ] فرمایا اور یَصْنَعُوْنَ صنعت سے ہے اور صنعت کہتے ہیں مصنوع کو، جیسے طرح طرح کی مصنوعات۔ جدہ میں یہ اشکال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یَصْنَعُوْنَ کیوں نازل فرمایا۔ نظر بازی بھی تو فعل ہے، عمل ہے پھر یَفْعَلُوْنَ اور یَعْمَلُوْنَ اللہ تعالیٰ نے کیوں نازل نہیں فرمایا، یَصْنَعُوْنَ نازل فرمایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! یہاں کوئی کتاب نہیں ہے مگر اے کتاب کے نازل کرنے والے! آپ یہاں بھی ہیں لہٰذا اس کا جو مفہوم آپ کے نزدیک ہو میرے دل میں عطا فرمائیے۔ فوراً دل میں

ؐ النور: ۳۰

اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پھر یہاں کراچی آکر تفسیر روح المعانی دیکھی تو جدہ میں جو مضمون دل میں عطا ہوا تھا وہی تفسیر روح المعانی میں ملا کہ نظر باز کے چہرے کے مختلف ڈیزائن بنتے ہیں۔ کبھی اوپر دیکھتا ہے، کبھی نیچے دیکھتا ہے، کبھی داہنے دیکھتا ہے، کبھی بائیں کبھی آگے کبھی پیچھے اور اس طرح اُس کے چہرے کی مختلف ڈیزائن اور صنعتیں بنتی رہتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ کہ ہم تمہاری مختلف قسم کی صنعتوں کو اور چہرے کی مصنوعات اور بناوٹوں کو دیکھتے رہتے ہیں کہ تمہاری آنکھیں کبھی نیم باز ہوتی ہیں آدھی کھلی اور آدھی بند مارے شرم کے، اور کبھی بہت زیادہ کھلی ہوں گی، کبھی گوشے سے داہنی طرف دیکھے گا، کبھی بائیں طرف، کبھی کالا چشمہ لگا کر دیکھے گا تاکہ کسی کو پتا نہ چلے کہ بڑے میاں کدھر دیکھ رہے ہیں۔ تو علامہ آلوسی نے اس کی چار تفسیریں پیش کیں جو میں علمائے دین کے لیے پیش کرتا ہوں کیوں کہ اس مجمع میں علماء بھی تشریف لاتے ہیں۔

پہلی تفسیر

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِاِجَالَةِ النَّظَرِ

نگاہوں کو گھما گھما کے تمہارا حسینوں کو دیکھنا اللہ اس سے باخبر ہے۔ موٹر سائیکل سے جا رہے ہیں اور اسٹاپ پر پیچھے دیکھ رہے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھا ہے۔

یہ واقعہ مرا خود اپنا چشم دید ہوا

موٹر سائیکل پر جا رہے ہیں اور ٹریفک چل رہا ہے کہ کوئی شکل نظر آگئی تو اب بار بار مڑ مڑ کر دیکھ رہا ہے، اسی لیے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں، کتنی جانیں ختم ہو گئیں۔ حسن نے کتنوں کو قتل کر دیا مگر قصور عشق ظالم کا ہوتا ہے۔ کیا کوئی حسین کہتا ہے کہ کار چلاتے ہوئے مُڑ مُڑ کے مجھے دیکھتے جاؤ۔ نظر بازی سے کتنے ایکسیڈنٹ میں مر گئے اور کتنے ایک ہی نظر میں پاگل ہو گئے۔ زندگی بھر اُس حسین کے عشق سے چھٹکارا نہیں ملا، لاکھ لاحول پڑھ کر تھکا را مگر چھٹکارا نہیں ملا۔ نظر کی لعنت بہت خطرناک چیز ہے۔ دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے، نماز میں کہے گا منہ میرا طرف کعبہ شریف کے مگر دل کے سامنے شیطان اسی حسین کا فیچر رکھے گا۔ یہ شیطان بہت بڑا ٹیچر ہے

اور چیٹر (cheater) بھی ہے تو اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِاِجَالَةِ النَّظَرِ یہ تفسیر روح المعانی کا درس دے رہا ہوں کہ مختلف زاویوں، مختلف آفاق واطراف، مختلف اکناف وامکنان اور مختلف ابواب میں تمہاری نظر کے گھمانے سے اللہ باخبر ہے۔

دوسری تفسیر

اور دوسری تفسیر کیا ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِاسْتِعْمَالِ سَايِرِ الْحَوَاسِ

بد نظری میں تم جو اپنے تمام حواس استعمال کرتے ہو اللہ اس سے بھی باخبر ہے، کہ پہلے تم قوتِ باصرہ یعنی نظر خراب کرتے ہو، اس کے بعد پھر تم اس کی بات سننا چاہتے ہو، پھر اس سے بات کرنا چاہتے ہو یعنی تم اپنے پانچوں حواس استعمال کرتے ہو، قوتِ باصرہ، قوتِ سامعہ، قوتِ شامہ، قوتِ لامسہ، قوتِ ذائقہ تمہارے سارے حواس خراب ہو جاتے ہیں مگر سببِ اوّل وہی نظر بازی ہے۔ نہ دیکھو نہ ان میں دل اَٹکے نہ لٹکے نہ تمہاری کمر مٹکے۔ ان سے دل نہ لگاؤ ؂

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

نفس سے ایک مہینے کا معاہدہ

نظر بچانے پر انعام حلاوتِ ایمانی ہے کہ تم کو ایمان کی مٹھاس مل جائے گی یعنی لیلیٰ سے نظر کو بچایا اور مولیٰ کو پایا۔ تو رمضان میں اللہ کے نام پر گزارش کرتا ہوں کہ ایک مہینے کا وعدہ کرلو، نفس سے معاہدہ کرلو کہ پورے مہینہ بد نظری نہیں کریں گے۔ ایک مہینے کی ٹریننگ ہے اور روزے کا بھی احترام ہے۔ کہتے ہیں کہ پیٹ میں پڑا چارہ تو اچھلنے لگا بے چارہ۔ اور تمہارے پیٹ میں چارہ بھی نہیں اور پھر بھی اچھل رہے ہو۔ روزہ رکھ کر بد نظری بہت بڑے خسارے کی بات ہے، اس لیے فی الحال نفس کو مودّب کرنے کے لیے اور مہذب بنانے کے لیے اور ٹریننگ دینے کے لیے ایک مہینے کا ارادہ کرلو کہ پورے رمضان میں ایک نظر بھی

خراب نہیں کریں گے اور رمضان سے پہلے ہی کمر کس لو کیوں کہ سفر کرنا ہوتا ہے تو دو دن پہلے ہی سے سامان رکھتے ہو کہ بھئی یہ رکھ لو وہ رکھ لو، ریل میں فلاں فلاں چیز کی ضرورت پڑے گی۔ رمضان کی ریل میں بیٹھنا ہے تو ابھی سے ارادہ کرلو، آج ہی سے مشق شروع کردو۔

تیسری تفسیر

اور تیسری تفسیر کیا ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِتَحْرِيْكِ الْجَوَارِحِ

اور اللہ باخبر ہے تمہارے اعضائے بدن کے متحرک ہوجانے سے۔ بدنظری کی نحوست سے تمہارے ہاتھ پیر بھی حرکت میں آجائیں گے۔ ہاتھ سے اُس مکتوب الیہ یا مکتوب الیہا کو خط لکھوگے اور پاؤں سے اُس کی گلیوں کا چکر لگانا شروع کردوگے وغیرہ تمہارے سارے جوارح کا اس کے اندر مشغول ہونے کا خطرہ ہے۔ کتنی عمدہ تفسیر کی علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔

چوتھی تفسیر

اور آخری تفسیر کیا ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَقْصُدُوْنَ بِذَالِكَ[۸]

اللہ تمہارے دل کی اس خبیث نیت سے بھی باخبر ہے کہ اگر یہ معشوقہ یا معشوق مل جائے تو اُس کے ساتھ بدفعلی کا جو ارادہ تمہارے دل میں چھپا ہوا ہے اللہ اس سے بھی باخبر ہے۔ اس نظربازی سے مقصود صرف نظربازی نہیں، حسینوں کا فرسٹ فلور مقصود نہیں ہے، خالی گال اور کالے بال مقصود نہیں ہیں، ناف کے نیچے حرام کاری اور بدمعاشی کی تمہاری نیت سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باخبر ہیں۔ دنیا میں جن ممالک میں بے پردگی عام ہے وہاں زنا عام

---

۸ روح المعانی:۱۳۹/۱۸، النور (۳۰)، مکتبۃ دار احیاء التراث، بیروت

ہے۔ شراب اور بے پردگی یہ دو چیزیں زنا کے خاص اسباب ہیں۔ ایک امریکن لڑکے نے پوچھا کہ گانا شریعت میں کیسا ہے؟ میں نے کہا حرام ہے۔ اُس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا گانا سننے سے زنا کا تقاضا پیدا ہوتا ہے۔

اَلْغِنَاءُ رُقْیَةُ الزِّنَا[۹]

تو اس نے کہا آل رائٹ یعنی بالکل صحیح ہے، جب ہم گانا سنتے ہیں تو ہمارے دل میں زنا کے بہت زیادہ تقاضے شروع ہوجاتے ہیں۔ گانے سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں دنیاوی محبوبوں کی محبت کے مضامین ہوں یا ساز و موسیقی ہو۔ اللہ اور رسول کی محبت کے اشعار جن میں ساز و موسیقی نہیں ہوتی مستثنٰی ہیں۔ ان کا نام جو گانا رکھے گا وہ بے وقوف ہے۔

برکاتِ رمضان سے محروم کرنے والی دوسری بیماری

"غیبت"

اب دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر مثلاً کراچی سے کلکتہ بھیج رہا ہے، ڈھاکہ بھیج رہا ہے، دبئی بھیج رہا ہے۔ جس کی غیبت کر رہا ہے وہ چاہے دبئی کا ہو، ڈھاکہ کا ہو، کلکتہ کا ہو، مدراس کا ہو، بمبئی کا ہو، غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس کے اعمال نامہ میں جارہی ہیں جس کی غیبت کر رہا ہے۔ اس لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ! مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم مفلس اُس کو سمجھتے ہیں جو غریب مسکین ہو۔ فرمایا: نہیں! مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیکیاں روزہ، نماز، تلاوت، حج، عمرہ وغیرہ لے کر آئے لیکن غیبت سے نہیں بچا جس کی وجہ سے اُس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی اُس نے غیبت کی ہے اور جب نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو جس کی غیبت کی ہے اُس کے گناہ اُس کے سر پر لاد دیے جائیں گے جس کے نتیجے میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

---

۹ کشف الخفاء ومزیل الالباس: ۲/۹۵ (۱۸۱۴) مکتبۃ العلم الحدیث

غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کا گناہ زنا سے اشد ہے۔

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا[1]

صحابہ نے پوچھا زنا سے کیوں اشد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زناکار اپنے زنا سے اگر معافی مانگ لے تو معافی ہو جائے گی۔ جس کے ساتھ زنا کیا ہے، اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں ہے۔ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے یہ حق العباد نہیں ہے۔ لیکن غیبت حق العباد ہے، جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس سے معافی نہیں مانگے گا، یہ گناہ معاف نہیں ہوگا بشر طیکہ جس کی غیبت کی ہے، اُس کو اطلاع ہو جائے۔ جب تک اُس کو اطلاع نہیں ہوئی، اُس وقت تک اُس سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے یہاں بیٹھ کر لاہور والے کی غیبت کی اور اُس کو خبر نہیں ہے۔ پھر اُس کو خط لکھنا یا لاہور جا کر معافی مانگنا یہ بالکل عبث ہے، بے کار ہے بلکہ ناجائز ہے کیوں کہ خواہ مخواہ آبیل مجھے مار والی بات ہے۔ وہ سوچے گا کہ یار تم کیسے آدمی ہو کہ غیبت کرتے ہو! دیکھنے میں ایسے پیارے دوست بنے ہوئے ہو، لہٰذا جس کو اطلاع نہ ہوئی ہو اُس سے معافی مت مانگو نہ خط سے نہ وہاں جا کر۔ بس جس مجلس میں غیبت کی ہو وہاں کہہ دو کہ مجھ سے نالائقی ہوگئی، وہ مجھ سے بہتر ہیں، اُن کی خوبیوں پر افسوس! میری نظر نہیں گئی۔ جیسے مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے، سارا جسم اچھا ہے، اُس کو نظر انداز کرتی ہے اور صرف گندی جگہ پر بیٹھتی ہے۔ اسی طرح ہزاروں خوبیوں کو نظر انداز کر کے میں نے اُن کے ایک عیب کو دیکھا اور کیا معلوم انہوں نے اُس سے بھی توبہ کر لی ہو اور اللہ کا پیار حاصل کر لیا ہو اور تین دفعہ قُلْ ھُوَ اللہُ شریف پڑھ کر بخش دو بلکہ صبح و شام کے جو معمولات میں نے بتائے ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو، ستایا ہو یا مارا ہو، ان سب کا ثواب اے اللہ! اُن کو دے دے اور اُن کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ ماں باپ کو بھی اس میں شامل کر لو۔ بزرگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر ملے گا یا ہر ایک کو پورا ملے گا۔ مثلاً تین دفعہ قُلْ ھُوَ اللہُ کا ثواب اگر سو آدمیوں کو بخشا

[1] کشف الخفاء ومزیل الالباس: ۲/۹۵ (۱۸۱۴)، مکتبۃ العلم الحدیث

کیا سو حصہ لگے گا، بانٹا جائے گا، تقسیم ہوگا؟ مگر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہی ہے جس کو حکیم الامت نے نقل کیا ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہوگا، سب کو برابر ملے گا۔ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کے بخشو تو دس قرآنِ پاک کا ثواب اور تین دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھ کر بخشو تو ایک قرآنِ پاک کا ثواب ہر ایک کو پورا پورا ملے گا چاہے بے شمار آدمیوں کو بخشو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے یہ قریب ہے۔

کفارۂ غیبت کی دلیل منصوص

توغیبت کے متعلق بہت بڑے بڑے علماء بھی اس مسئلے سے واقف نہیں ہیں۔ وہ یہی کہیں گے معافی مانگنا پڑے گی کہ یہ حق العباد ہے، بندوں کا حق ہے لیکن حکیم الامت کا یہ مضمون الطّرائف والظّرائف میں میں نے خود پڑھا ہے کہ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس کو اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض وجہ سے جائز بھی نہیں ہے کیوں کہ اس سے اُس کا دل بُرا ہوگا کہ یار! تم اچھے خاصے دوست بن کر میری غیبت کر رہے تھے تو یہ اذیت پہنچانا ہوگا کیوں کہ اُس کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میری غیبت کی گئی ہے لہٰذا جب تک اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں بلکہ مندرجہ بالا طریقے سے اس کی تلافی کرنا کافی ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ[۱۱]

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لیے استغفار کرے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب اُس کو اطلاع نہ ہوئی ہو یا اُس کا انتقال ہو گیا ہو۔ ہاں! اگر اطلاع ہوگئی تو اب اُس سے معافی مانگنا واجب ہے۔ جب تک معافی نہیں مانگو گے یہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔ اس کو میں جب بیان کرتا ہوں تو بڑے بڑے علماء میرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خون کے رشتوں میں کون لوگ شامل ہیں؟

ایسے ہی ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ شریعت میں ساس سسر اور برادرانِ نسبتی یعنی

[۱۱] التفسیر القرطبی:۱۶/۳۳۷ الحجرات(۱۲)، دار الکتب المصریۃ

بیوی کے بھائی وغیرہ یہ سب خون کے رشتوں میں شامل ہیں۔ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ خون کے رشتوں سے کیا مراد ہے؟

اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ الْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ وَالْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ [۱۲]

اپنے نسب اور خاندان سے جو رشتے بنتے ہیں مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ یہ سب خون کے رشتوں میں شامل ہیں اور بیویوں کی طرف سے جو قرابت اور رشتہ بنتا ہے، ساس سسر اور بیوی کے بہن بھائی وغیرہ یہ بھی خون کے رشتوں میں شامل ہیں۔ اس لیے ذرا ذرا سی بات میں ساس سسر سے لڑو مت، برادر نسبتی کو گالیاں مت دو۔ اُن کا ویسا ہی ادب اور اکرام اور ویسی ہی خدمت کرو جیسے اپنے ماں باپ اور سگے بھائی کی کرتے ہو۔ جہاں بھی میں نے یہ مسئلہ بیان کیا علمائے دین نے مجھے جزاک اللہ کہا اور اسی محراب میں بیان کیا تو پاکستان کے ایک بہت بڑے عالم نے فرمایا کہ آج میرے علم میں اضافہ ہوا۔ اور بنگلہ دیش میں بھی جہاں جہاں بیان کیا تو علماء نے کہا کہ ہم نے زندگی بھر حدیث و تفسیر پڑھائی لیکن آج ہمارے علم میں اضافہ ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا فَخْرَ يَا كَرِيْمُ

قرآنِ پاک میں غیبت کی حرمت کا عجیب عنوان

اور اللہ تعالیٰ نے کس عنوان سے ہم کو غیبت سے نفرت دلائی ہے کہ طبیعت میں اگر ذرا سلامتی ہو تو کبھی کوئی غیبت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، قرآنِ پاک کی آیت ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط [۱۳]

اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے، اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ (بیان القرآن)

---

[۱۲] روح المعانی: ۱۸۵/۴، النساء(۱)، دار احیاء التراث، بیروت

[۱۳] الحجرٰت: ۱۲

یعنی جب مردہ بھائی کا گوشت کھانا تم ناگوار سمجھتے ہو تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو کیوں کہ غیبت کرنا گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے تو غیبت کرکے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھارہے ہو اور مردہ اس لیے فرمایا کہ وہ موجود نہیں ہے، اس لیے مردہ کی طرح وہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔

غیبت کا سبب کبر ہے

رمضان کا مہینہ آرہا ہے، بعضے ایسے ظالم ہیں کہ رمضان میں اور زیادہ غیبت کرتے ہیں کہ بھئی! ٹائم پاس نہیں ہورہا ہے، آؤ تُسی کچھ گَل کریں۔ پیٹ میں روزہ ہے اور غیبت کرکے حرام کے مرتکب ہورہے ہیں اور مردے کا گوشت کھارہے ہیں۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے یا سنتا ہے وہ اپنے کو اُس سے بہتر سمجھتا ہے۔ جو اپنے کو سب سے حقیر سمجھے گا وہ تو سوچے گا کہ کیا پتا قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا۔ حکیم الامت کا یہ جملہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرو کہ اے اللہ! میں سارے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور سارے جانوروں اور کافروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ نہیں معلوم خاتمہ کیسا ہونا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ

کیوں اس کی غیبت کرتے ہو۔ ہوسکتا ہے اُس کی کوئی نیکی اللہ کے ہاں قبول ہو اور ہوسکتا ہے کہ ہماری کسی خطا پر اللہ کا عذاب اور غضب لکھا ہو۔ اس لیے نہ غیبت کرو نہ سنو، اور کوئی غیبت کرنے لگے تو یہ جملہ کہہ دو کہ بھائی غیبت نہ کرو، ماشاء اللہ اُن میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ جو تم نے دیکھا ہے انہوں نے اُس سے توبہ کرلی ہو۔ کیا تم نے یہ حدیث نہیں پڑھی:

اَلتَّآئِبُ حَبِیْبُ اللہِ[۱۴]

توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ اور کیا قرآنِ پاک کی یہ آیت نہیں پڑھی:

---

[۱۴] المغنی عن حمل الاسفار: ۲/۹۸۳، کتاب التوبۃ، مکتبۃ طبریۃ، ریاض

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ[۱۵]

اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ تو جس کا گناہ تم نے دیکھا بھی ہے ممکن ہے کہ اُس نے توبہ کرلی ہو اور توبہ سے وہ اللہ کا محبوب بن گیا ہو۔ تو محبوبانِ خداوند تعالیٰ کی تم غیبت کرتے ہو اور اللہ کے محبوب کی بُرائی کرکے اپنے اوپر غضبِ الٰہی کو خرید رہے ہو۔

غیبت کے متعلق ایک نہایت اہم حدیث

اور غیبت کے بارے میں ایک حدیث تو ایسی ہے جس کو سن کر شاید ہی کوئی ایسا ظالم اور احمق ہوگا جو غیبت کرے یا سنے۔ مشکوٰۃ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ
عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ[۱۶]

جب کسی کے سامنے اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اُس کی مدد کردے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔ اور مدد کرنے سے کیا مراد ہے؟ یعنی غیبت کرنے والے کی بات کا رد کرے۔ جیسے ہمارے سید الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی غیبت کرتا تو خاموش رہتے اور جب وہ غیبت کرچکتا تو فرماتے کہ جو کچھ تم نے کہا بالکل غلط ہے، ہم ان کو جانتے ہیں وہ ایسے آدمی نہیں ہیں جیسا تم کہتے ہو۔ غرض کچھ تو کہو، کچھ تو منہ سے نکالو کہ میاں! وہ ہم سے اچھے ہیں، ان میں بہت سی خوبیاں ہیں وغیرہ، یہ نہیں کہ خاموشی سے سن لیا اور ایک لفظ بھی نہیں بولے یا غٹر غوں کبوتر کی طرح اُس کی ہاں میں ہاں ملادی کہ یار! مجھے تو بہت عرصے سے یہی ڈاؤٹ (doubt) تھا، آج تم نے بہت بڑا راز آؤٹ (out) کردیا اور اسے خبر نہیں کہ خود ہوگیا ناک آؤٹ (knock out)۔

تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے سامنے مسلمان کی غیبت کی

---

[۱۵] البقرة:۲۲۲

[۱۶] مصنف عبد الرزاق:۱۱/۱۷۸(۲۰۲۵۸)،باب الاغتیاب والشتم،المکتب الاسلامی

جائے اور وہ اُس کی مدد کرے مثلاً یہی کہہ دیا کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو یا یہ کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں وغیرہ تو نَصَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔ بتاؤ بھئی! کتنا بڑا انعام ہے۔ ایک جملے سے اپنے بھائی کی مدد کردینا یا خواتین اپنی بہن کی مدد کردیں کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو، غیبت تو سننا بھی حرام ہے تو کتنا بڑا انعام ملے گا کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو جائے گی۔ اگر وہ کہے کہ بھائی ہم کوئی جھوٹ تھوڑی بول رہے ہیں، یہ واقعی بات ہے، حقیقی بات ہے۔ تو کہہ دو کہ واقعی بات ہے تب ہی تو غیبت ہے، اگر جھوٹی بات ہوتی تو بہتان ہوتا۔ غیبت کی تعریف یہی ہے کہ سچی بُرائی ہو جو پیٹھ پیچھے نقل کرے۔

غیبت کی حرمت بندوں سے اللہ کی محبت کی دلیل ہے

غیبت کا حرام کرنا حق تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ پیار اور رحمت کی دلیل ہے۔ جیسے کوئی ابا اپنے بچے کو خود تو ڈانٹے گا مگر پسند نہیں کرے گا کہ میرے بیٹے کی بُرائی ہوٹلوں، اسٹیشنوں اور سڑکوں پر ہو۔ غیبت کے حرام ہونے میں اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت کی یہ عظیم دلیل ہے یا نہیں؟ کہ واقعی اُس میں یہ عیب ہے مگر اُس کا یہ تذکرہ بھی نہ کرو، میرے بندے کو رسوا نہ کرو۔ اگر بہت ہمدردی ہے تو اُس کو خط لکھ دو یا خود چلے جاؤ اور اُس کو سمجھا دو۔ اور اگر مدد نہیں کی، غیبت سنتا رہا یا سنتی رہی تو کیا عذاب ہے سن لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ[۱۷]

جس کی غیبت کی جارہی ہے اگر اُس کی مدد نہ کی درآنحالیکہ اُس کی مدد پر قادر تھا تو اللہ اُس کو پکڑے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اس کی شرح محدثین نے کی ہے اَيْ خَذَلَهُمُ اللهُ وَانْتَقَمَ مِنْهُ اُس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا اور اُس سے انتقام لے گا۔ اس حدیث کے بعد میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ غیبت کرنے یا سننے میں کچھ فائدہ نہیں۔ کتنا بڑا عذاب ہے۔ لہٰذا جو بھی غیبت کرے اُس سے کہہ دو کہ معافی چاہتا ہوں، میرے کانوں کو آپ

---

[۱۷] مصنف عبد الرزاق: ۱۷۸/۱۱ (۲۰۲۵۸)، باب الاغتیاب والشتم، المکتب الاسلامی

گناہ گار نہ کیجیے، میرے سامنے غیبت نہ کیجیے۔ جس کی آپ غیبت کر رہے ہیں اُن میں بہت خوبیاں ہیں اور کیا معلوم کس کا خاتمہ کیسا ہونا ہے اور قیامت کے دن کیا ہونے والا ہے؟

زنا کے حق اللہ ہونے کی عجیب حکمت

اور مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زنا بندے کا حق نہیں، اللہ کا حق ہے، اس لیے اللہ سے معافی مانگ لو کافی ہے ورنہ آج بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا۔ ہر آدمی مثلاً کسی خاتون وزیر اعظم یا کسی بھی خاتون کے دروازے پر جاتا اور کہتا اس سے کہہ دو کہ صاحب میں پبلک کا ایک معمولی آدمی ہوں لیکن بچپن میں اِن کا کلاس فیلو رہا ہوں۔ مجھ سے فرسٹ ایئر میں کچھ گستاخی ہو گئی تھی۔ آج تبلیغی جماعت کے چلّے سے مجھ پر خوفِ خدا طاری ہے، اس لیے آپ اللہ کے لیے مجھے معاف کر دو، میں نے آپ کے ساتھ جوانی میں یوں توں کیا تھا۔ اسلام کی سچائی کی عظیم الشان یہ دلیل ہے کہ زنا کو اللہ نے حق العباد نہیں رکھا۔ اگر یہ دین اللہ کا نہ ہوتا تو یہاں تک نظر جانا مشکل تھا۔ دنیا کے دانشوروں اور فلاسفروں کی عقل یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ وہ تو یہی کہیں گے کہ جب تم نے اُس کو رسوا کیا، ذلیل کیا، جاؤ! اُس سے معافی مانگو لیکن واہ رے میرے اللہ! واہ رے سچا دین، سچا اسلام اور سچا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کتنی بڑی بات ہے۔ یہ اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے کہ اس کو اللہ نے اپنا حق رکھا کہ اللہ سے معافی مانگ لو۔ کیوں کہ زنا کی بندے سے معافی مانگنے سے اُس کو اور شرمندگی اور تکلیف ہوتی۔ ابھی تو کوئی جانتا بھی نہیں تھا، معافی مانگ کے تو ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے خبیث کہیں کا۔ یہ سوچ کر میرا دل اتنا متأثر ہوتا ہے کہ واہ رے میرے اللہ! آپ کا دین کتنا پیارا کتنا سچا دین ہے اور آپ نے اپنے بندوں کی آبرو کا کتنا خیال رکھا ہے۔

جانوروں پر بھی حق تعالیٰ کی رحمت

انسان تو انسان ہے اللہ تعالیٰ نے تو جانوروں کی آبرو کا بھی خیال رکھا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ ہاتھی کے خصیتین پیٹ کے اندر ہوتے ہیں کیوں کہ اگر باہر ہوتے تو فٹ بال سے بھی بڑے ہوتے کہ اُن کو دیکھ کر چھوٹے لڑکے تو کیا بڑے بھی مذاق اُڑاتے اور ہنستے تو

اللہ تعالیٰ نے اپنے جانور کی بھی آبرو رکھی اور ہاتھی جیسی اپنی ادنیٰ مخلوق کو بھی رُسوائی سے بچایا کہ میری مخلوق پر کوئی نہ ہنسے۔ ڈاکٹر کی اس بات سے میرے آنسو آگئے کہ اے میرے اللہ! آپ جانوروں کی آبرو کا اتنا خیال رکھتے ہیں تو اپنے غلاموں کی آبرو کا خیال کیوں نہ رکھیں گے۔

نادم گناہ گاروں پر رحمت کی بارش

اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کا راستہ مایوسی کا نہیں ہے۔ اگر کسی سے ہزاروں زنا بھی ہو جائیں، ہزاروں بدکاریاں کرلے تو استغفار و توبہ کر کے ولی اللہ ہو سکتا ہے، نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے سب گناہ مٹ جائیں گے اور اگر اپنی بدکاریوں سے مخلوق میں رسوا ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی رسوائی کو نیک نامی سے بدل دیں گے اور اللہ اُس سے ایسے کام لیں گے کہ تاریخ سے اُس کی رسوائیوں کا تذکرہ مٹا دیں گے۔ چناں چہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنگِ احد میں قتل کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جب اُن کو اسلام کے لیے قبول فرمایا اور اُن کو خود اسلام کی دعوت دی جس کو تفصیل سے پہلے بیان کر چکا ہوں، جب وہ اسلام لائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اسلام سے خوش ہوئے لیکن آپ نے اتنا فرمایا کہ وحشی اگر ہو سکے تو میرے سامنے مت آیا کرو کیوں کہ تم کو دیکھ کر چچا کا خون یاد آتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ حضرت وحشی کی رعایت سے فرمایا کہ بار بار سامنے آنے سے آپ کو اذیت ہوتی جس کا اُن کے باطن پر بُرا اثر پڑتا۔ اسی لیے تصوف کا مسئلہ ہے کہ ایذائے شیخ بلا قصد بھی وبال سے خالی نہیں۔ اس لیے مرید کو چاہیے کہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے شیخ کو ادنیٰ سی تکلیف بھی ہو۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سامنے آنے سے منع فرمایا ورنہ نبی کے دل میں کینہ نہیں ہو سکتا، بشری تأثر ہوتا ہے جس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ نبی معصوم ہوتا ہے اور تمام رذائل سے اُس کا دل پاک ہوتا ہے لہٰذا اسلام کی برکت سے تائبین بھی جنت میں جائیں گے اور وہاں تأثر بھی ختم کر دیا جائے گا۔ جتنے تأثرات انفعالات ایک دوسرے کے ستانے کے ہیں جنت میں سب ختم کر دیے جائیں گے، یاد بھی نہیں آئے گا کہ اس سے کیا تکلیف پہنچی تھی، ورنہ اگر موذی کو دیکھ کر تکلیف ہوتی تو جنت جنت نہ رہتی۔ اللہ کا شکر ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے سے جو

تکلیفیں پہنچی ہیں، عورتوں کو عورتوں سے، مَردوں کو مَردوں سے، شیخ کو مرید سے، مرید کو شیخ سے، استاد کو شاگرد سے، شاگرد کو استاد سے سب اذیتیں جنت میں بھلادی جائیں گی۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی رسوائیوں کو عزت سے تبدیل فرمادیتے ہیں۔ چناں چہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید الشہداء کا قتل اتنا بڑا جرم تھا جس سے اُن کی بہت رسوائی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی تلافی اس طرح فرمائی کہ اُن کے ہاتھوں سے مسیلمہ کذّاب کو قتل کرادیا جس سے اُن کی ذلت عزت سے تبدیل ہوگئی اور مسیلمہ کو قتل کرنے کے بعد حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

قَتَلْتُ فِیْ جَاهِلِيَّتِیْ خَيْرَ النَّاسِ وَقَتَلْتُ فِیْ إِسْلَامِیْ شَرَّ النَّاسِ تِلْكَ بِتِلْكَ[۱۸]

یعنی میں نے اپنی جاہلیت کے زمانے میں بہترین انسان کو قتل کیا اور اپنے اسلام کے زمانے میں بدترین آدمی کو قتل کیا، پس یہ اُس کا کفارہ ہے۔

تو رمضان میں عہد کرلیجیے کہ ان دو بیماریوں سے بچنا ہے: ۱) نہ غیبت کرنا ہے نہ سننا ہے اور ۲) نہ نظر کو خراب کرنا ہے۔

موردِ لعنت کو دیکھنا بھی منع ہے

اچھا ایک نیا مسئلہ سن لیجیے جو بدنظری کررہا ہو اُس کو دیکھو بھی مت کیوں کہ عذاب کے موقع کو دیکھنا بھی منع ہے۔ جس بستی پر عذاب آیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گزرے تو آپ نے اُدھر دیکھا بھی نہیں، سر مبارک جھکا کر اُس پر رومال ڈال لیا اور صحابہ کو حکم دے دیا کہ اس بستی کو دیکھو بھی مت۔ تو جو شخص بدنظری کررہا ہے حدیث کے مطابق اُس پر لعنت برس رہی ہے:

لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ[۱۹]

نبی کی بددعا ہے کہ اے اللہ! ایسے شخص پر لعنت فرما جو بدنظری کرے اور جو اپنے کو بدنظری

۱۸؎ روح المعانی: ۱۶۱/۶، المائدۃ (۵۳)، دار احیاء التراث، بیروت

۱۹؎ کنز العمال: ۳۳۸/۷ (۱۹۱۶۲)، فصل فی احکام الصلوۃ الخارجۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

کے لیے پیش کرے۔ تو لعنتی لوگوں کو دیکھو بھی مت۔ ایسے ہی بندر روڈ جاتے ہوئے جہاں سینما کے بورڈ لگے ہوئے ہیں، وہاں بھی نظر بچالو کہ لعنت کی جگہ ہے اور اس مبارک مہینے میں مشق کرلو۔ خواتین برقعہ استعمال کرنا شروع کردیں۔ ہر عمل پھر آسان ہوجائے گا۔ روزے کی فرضیت کا راز اللہ نے لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ رکھا ہے کہ روزہ اس لیے فرض کیا ہے تاکہ تم متقی ہوجاؤ۔ جو مہینہ آرہا ہے اس میں آج ہی ارادہ کرلو۔ خواتین بھی ارادہ کرلیں کہ آج سے شرعی پردہ کریں گی، اپنے شوہر کے سگے بھائی سے بھی پردہ کریں کہ شوہر کے بھائی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی موت ہے موت، یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا شوہر کے بھائی سے ڈرو۔

ماہِ رمضان میں تقویٰ سے رہنے کی برکات

دل میں پہلے ایک مہینے کا معاہدہ تو کرو، ایسا نور آئے گا کہ رمضان کے بعد بھی ان شاء اللہ اس نور سے محروم ہونے کو دل نہ چاہے گا۔ جو بڑی روشنی میں رہ لیتا ہے مثلاً ایک ہزار پاور کے بلب میں تو پھر چالیس پاور کے بلب میں اُس کو لوڈ شیڈنگ معلوم ہوگی۔ بس ایک مہینے تقویٰ کے بڑے بلب میں رہ لو۔ ایک مہینے کے لیے نفس کو آسانی سے منالو کہ بھئی! معاہدہ کرتے ہیں کہ نہ بدنظری کریں گے، نہ جھوٹ بولیں گے، نہ غیبت کریں گے اور خواتین یہ معاہدہ کرلیں کہ ہم ایک مہینے بے پردہ نہیں نکلیں گے، برقعہ سے نکلیں گے اور جھوٹ بھی نہیں بولیں گے، کسی کی غیبت بھی نہیں کریں گے اور گھر میں وی سی آر، ٹیلی ویژن بھی نہیں چلنے دیں گے۔ ایک مہینے کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ! ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گزار رہے ہیں، آپ اس مہینے کا تقویٰ قبول کرکے گیارہ مہینے کے لیے بھی ہمیں متقی بنادیجیے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ جس کا رمضان جتنا بہتر گزرے گا، جتنا زیادہ تقویٰ سے گزرے گا تو اُس کے گیارہ مہینے بھی پھر ویسے ہی گزریں گے اور جو رمضان میں بھی گناہ کرے گا اُس ظالم کے گیارہ مہینے بھی تباہ ہوجائیں گے۔ جیسے بزرگوں نے فرمایا کہ حج میں حرمین شریفین جاکر جو آپس میں لڑ جائیں تو اُن کی کبھی دوستی نہیں ہوسکتی، وہ اپنے ملکوں میں بھی آکر لڑتے رہیں گے، اِلَّا مَنۡ تَابَ مگر جو معافی مانگ لے۔ حرم کی خطا کی توبہ بھی حرم میں ہی کرلیجیے۔ حدودِ حرم میں جو دَم

واجب ہوتا ہے وہ حدودِ حرم ہی میں دینا پڑتا ہے۔ اپنے ملکوں میں آکر بکرا دے دو تو دَم ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح حدودِ حرم کی خطاؤں کی تلافی حدودِ حرم ہی میں کرلو اور ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ جاؤ کہ بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی، حاجی صاحب مجھے معاف کردو۔ حدودِ حرم کی خطاؤں کو وہیں معاف کرالو، حقوق العباد ہو یا حق اللہ ہو۔ بس اس مہینے کا حق میرے دل میں آج یہی آیا ہے کہ میں آپ حضرات کو رمضان کے مبارک مہینے کے لیے آج ہی سے مستعد کردوں اور نفس کے گھوڑوں کی لگام زبردست ٹائٹ کردی جائے کہ یہ ایک مہینہ اللہ کے نام پر فدا رہو۔ ایک مہینے کے لیے ان شاء اللہ نفس مان جائے گا کہ کوئی بات نہیں چلو مولوی صاحب کی بات مان لو، ایک مہینے کا معاملہ ہے۔ اس کا اثر ان شاء اللہ یہ ہوگا کہ ایک مہینہ جب تقویٰ کے نور میں رہیں گے تو رمضان کے بعد بھی گناہ کی ہمت نہیں ہوگی۔ اندھیروں سے مناسبت ختم ہوجائے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ احترامِ رمضان کے صدقے میں **تَقْوٰی فِیْ رَمَضَانْ** کی برکت سے **تَقْوٰی فِیْ کُلِّ زَمَانْ** ہمیں دے دیں۔ جیسے حرمین شریفین میں جن لوگوں نے نظر کو بچایا اللہ نے اُن کو عجم میں بھی تقویٰ دے دیا کہ **تَقْوٰی فِی الْحَرَمْ** ذریعہ بن گیا **تَقْوٰی فِی الْعَجَمْ** کا۔ ایسے ہی **تَقْوٰی فِیْ رَمَضَانْ** کو اللہ تعالیٰ سبب بنادیں **تَقْوٰی فِیْ غَیْرِ رَمَضَانْ** کے لیے بھی، **وَفِیْ کُلِّ زَمَانْ** کے لیے بھی۔

بس بھئی دیکھو! راستہ بہت آسان ہوگیا کہ نہیں؟ سب لوگ آج ہی اپنے نفس سے ایک مہینے کا معاہدہ کرلو اور تقویٰ کے بڑے پاور کے بلب میں رہنے کی مشق کرلو اور قبولیت کے اوقات میں دعا بھی کرتے رہو۔ افطار سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے اور سحری کے وقت میں تہجد کا وقت ہوتا ہے۔ سحری کے لیے اُٹھتے ہی ہو اور اُٹھنا ہی مشکل ہوتا ہے لیکن سحری کھانے کے لیے تو اُٹھنا ہی پڑتا ہے، جب اُٹھ گئے اور کلی بھی کی، منہ بھی دھویا تو پورا وضو ہی کرلو اور سحری سے پہلے دو رکعات پڑھ لو اِلّا یہ کہ وقت جارہا ہو تو اور بات ہے۔ سحری سے پہلے کیوں کہ پیٹ خالی ہوتا ہے تو اللہ بہت یاد آتا ہے اور دُعا میں دل بھی لگتا ہے۔ اس لیے سحری کھانے سے پہلے ہی دو رکعات پڑھ لو۔ سحری کے بعد پڑھنا مشکل ہے کیوں کہ شیطان ڈراتا ہے کہ دن بھر کیسے پار ہوگا، مغرب تک تو کھانا نہیں ملے گا، اس لیے خوب سحری ٹھونس لو، ڈبل اسٹوری بھر لو، فرسٹ فلور بھی بھر لو، سیکنڈ فلور بھی بھر لو۔ بیسمنٹ (basement)

بھی بھر لو، چاہے دن بھر کھٹی ڈکار آتی رہے، لہٰذا اتنا نہ کھاؤ۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اتنا کھاؤ جو ہضم ہو جائے تو طاقت زیادہ رہے گی۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے زیادہ ٹھونس لیا تاکہ دن بھر بھوک نہیں لگے، اُن کو زیادہ کمزوری محسوس ہوئی، معدے کا نظام خراب ہو گیا، دن بھر کھٹی ڈکاریں آئیں اور کمزوری زیادہ ہوئی۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر اتنا ضروری ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واجب کر دیتے لہٰذا سنت میں اتنی زیادہ محنت مت کرو کہ ٹھونسا ٹھونس مچادو۔ ایک کھجور کھا کر پانی پینے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔ اگر سحری کو کچھ نہ ہو یا بھوک نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی سے بھی سنت ادا ہو سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سنت کو اتنا آسان فرمایا، پھر آپ کیوں اتنی زیادہ زحمت فرماتے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھو، اللہ تعالیٰ روزہ کو آسان فرمادیتے ہیں، اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اور اس مبارک مہینے میں اللہ سے رزقِ حلال مانگو اور رزق حرام چھوڑنے کی تدبیر کرو۔ رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگو اور کوشش کرو، حلال تلاش کرو۔ لیکن جب تک رزقِ حلال نہ مل جائے جوش میں آکر رزقِ حرام کا دروازہ مت چھوڑو۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ ہے۔ بعض لوگوں نے حرام چھوڑ دیا اور حلال بھی نہ پایا تو شیطان آگیا اور کہا کہ تم نے تو اللہ کے لیے حرام چھوڑا تھا لیکن اللہ نے تمہیں حلال نہیں دیا۔ اس طرح اللہ سے بدگمان کر دیا اور بہت سے کافر ہو گئے، لہٰذا کفر سے بچانے کے لیے یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کفر سے بہتر ہے کہ تم نادم گناہ گار رہو اور کوشش کرتے رہو اور نیت کرلو کہ جب حلال مل جائے گا تو جتنی حرام آمدنی کھائی ہے اُس کو صدقۂ واجبہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر دیں گے۔ نیت کرلو، اللہ کے ہاں نیت پر بھی مغفرت کی اُمید ہے۔

آخر میں عرض کرتا ہوں دوستو! کہ میرا دردِ دل آپ سے گزارش کرتا ہے کہ ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو۔ اس سے بڑھ کر مبارک بندہ کوئی نہیں ہے۔ مولانا رومی نے صرف دو آدمیوں کو مبارک باد پیش کی ہے ؎

اے خوشا چشمے کہ آں گریانِ اوست

یعنی مبارک ہیں وہ آنکھیں جو اللہ کی یاد میں رو رہی ہیں۔ اور ؎

اے ہمایوں دل کہ آں بریانِ اوست

وہ دل مبارک ہے جو خدا کی یاد میں تڑپ رہا ہے، بُھن رہا ہے، جل رہا ہے۔ تو ایسے ہی دوستو! یہ کوشش کرو کہ ایک لمحہ بھی اللہ کو ناراض نہ کرو۔ بہت مہنگا سودا ہے۔ بڑی طاقت کو ناراض کر کے چھوٹی طاقتوں کو خوش کرنا یہ عقل ہے یا بے عقلی ہے؟ اور اللہ سے بڑھ کر کس کی طاقت ہے۔ بس اللہ کو ناراض کر کے نفس کو خوش کرنا، معاشرے کو خوش کرنا، شیطان کو خوش کرنا اس سے بڑی حماقت کوئی اور نہیں، اور اللہ کو خوش کرنے میں آپ کا دل بھی خوش ہو گا۔ ارادہ کر کے دیکھو، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آجائے گی۔

روزہ داروں کی دُعاؤں پر حاملین عرش کی آمین

جس دن رمضان کا چاند نظر آئے گا اُس دن سے روزہ داروں کی دُعاؤں پر عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی آمین لگ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا کہ اے میرے عرشِ اعظم کے اُٹھانے والے فرشتو! تم میری حمد و ثناء چھوڑ دو، میری تسبیحات چھوڑ دو، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر مت پڑھو، بس میرے روزہ دار بندوں کی دُعاؤں پر آمین کہتے رہو۔ پورے رمضان آپ کو عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی آمین ملے گی، اس لیے خوب دعا مانگنا میری صحت اور عمر میں برکت کی بھی اور توانائی کی بھی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے اور قبول فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ

اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

❀❀❀❀

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہو گی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

قرآن وحدیث میں مومن کامل کی سب سے بڑی پہچان اس کا متقی ہونا بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لیے دنیا اور آخرت میں جن انعامات کا وعدہ فرمایا ہے ان کو غیر متقی نہیں پاسکتا۔ یہی وجہ ہے اللہ نے اپنے جن بندوں کو فہم وفراست سے نوازا ہے ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ بھی ناراض نہ ہوں۔ اسی تقویٰ کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں پر روزے فرض کیے گئے ہیں تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تقویٰ اختیار کرو اور اس کے لیے متقی لوگوں کی صحبت میں رہو۔

شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ”تحفہ ماہِ رمضان“ میں بیان فرمایا ہے کہ جیسے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے ریل گاڑی کے آگے پیچھے انجن لگتے ہیں تاکہ چڑھائی کا راستہ آسانی سے طے ہوجائے۔ اسی طرح اگر کوئی ماہ رمضان کسی اللہ والے، متقی بندے کی صحبت میں گزارے تو قرآن پاک کی ان دو آیات کی رُو سے اسے تقویٰ کے دو انجن میسر آجاتے ہیں، ایک رمضان المبارک کے مہینے کا، دوسرا متقی بندے کی صحبت کا۔ اس طرح اس کے متقی بننے کی راہ تیزی سے طے ہونے لگے گی۔

www.khanqah.org

ناشر

کتب خانہ مظہری